

126587- نقصان سے بچاؤ کا ذریعہ بننے والے صبح و شام کے اذکار

سوال

اگر کوئی شخص اپنے والدین اور بھائیوں کی جانب سے کوئی خاص دعا پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ایک حدیث میں آیا ہے کہ: جو شخص صبح کے وقت وہ خاص دعا پڑھے تو شام تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اور جو شخص شام کو پڑھے تو صبح تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا: دعا کے الفاظ یہ ہیں: «بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» کچھ کتابوں میں یہ بھی منقول ہے کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ یہ دعا پابندی سے پڑھا کرتے تھے، اور جس علاقے میں ابو درداء رضی اللہ عنہ رہائش پذیر تھے وہاں پر آگ بھڑک اٹھی تو آپ کے گھر کے ارد گرد سب مکان خاکستر ہو گئے، لیکن آپ کا گھر بالکل سلامت رہا۔
تو کیا اس بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد ہے؟ اور کیا یہ دعا انسان اپنے گھر والوں کی طرف سے پڑھ سکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

سوال میں مذکور دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، جیسے کہ اہل علم نے اسے ذکر کیا ہے۔

چنانچہ ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (جو شخص تین بار یہ کہے: «بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» [اللہ کے نام سے (میں صبح یا شام اسی کی پناہ میں آتا ہوں)، اس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دیتی، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے] تو اسے صبح تک کوئی اچانک پہنچنے والی تکلیف نہیں پہنچے گی اور جو یہ کلمات صبح کے وقت کہے تو شام تک اسے اچانک پہنچنے والی تکلیف نہیں پہنچے گی)

راوی کہتے ہیں کہ: ابان بن عثمان پر فاج کا حملہ ہو گیا اور ایک آدمی جس نے ابان سے یہ حدیث سنی تھی ابان کی طرف ٹھکلی باندھ کر دیکھے جا رہا تھا تو ابان نے پوچھا: تم میری طرف کیسے دیکھ رہے ہو! اللہ کی قسم! میں نے عثمان پر جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا تھا، اصل بات یہ ہے کہ جس دن مجھ پر فاج کا حملہ ہوا ہے میں غصے میں تھا اور یہ دعا پڑھنا بھول گیا۔

ابوداؤد (5088) اور ترمذی نے اس روایت کو حدیث نمبر: (3388) میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے:

(جو شخص روزانہ تین صبح اور شام کہے: «بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» [اللہ کے نام سے (میں صبح یا شام اسی کی پناہ میں آتا ہوں)، اس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دیتی، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے] تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا)

روایت ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث "حسن اور غریب ہے" اس حدیث کو ابن قیم رحمہ اللہ نے "زاد المعاد" (2/338) میں اور ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے "صحیح ابو داؤد" میں صحیح قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرزاق البدر حفظہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ دعا ان عظیم اذکار میں سے ہے جن کی ہر مسلمان کو صبح اور شام کے وقت پابندی کرنی چاہیے، تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچانک پہنچنے والی بلاؤں مصیبتوں اور نقصانات وغیرہ سے محفوظ رہے۔"

قرطبی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے، یہ حدیث صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اس پر ہمیں دلیل اور تجربے ہر دو طرح سے اطمینان ہے: کیونکہ میں نے جب سے یہ روایت سنی تھی میں پابندی سے یہ دعا پڑھا کرتا تھا، پھر جب مجھ سے پھوٹ گئی تو مجھے مدینہ میں رات کے وقت ایک پچھونے کاٹ لیا، تو میں نے خوب سوچ و سچا کر کی تو مجھے یاد آیا کہ میں نے ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل نہیں کی تھی! انتہی
دیکھیں: "الفتوحات الربانیة" از: ابن علان (3/100)

یہ دعا پڑھنے کیلئے سنت یہی ہے کہ صبح و شام تین، تین بار اسے پڑھا جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھنے کیلئے یہی عدد بتلایا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: «الَّذِي لَا يَمُتُ مَعَ انبِيَاءِ رَبِّهِ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ» اس کا مطلب یہ ہے کہ: جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کی پناہ میں آتا ہے تو اسے آسمان یا زمین کسی بھی جانب سے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: «وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» اس کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی باتوں کو سننے والا ہے، بندوں کے افعال جاننے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کا کوئی عمل چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں اللہ تعالیٰ سے اوجھل نہیں ہوسکتا۔

نیز صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ کہتے ہیں: "ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! مجھے کل رات ایک پچھونے ڈنگ مار دیا ہے، تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم شام کے وقت کہہ دیتے: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ» [میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے اسی کی پناہ چاہتا ہوں] تو تمہیں پچھو ڈنگ نہ مارتا) "مسلم: (2709)

اور اسی طرح ترمذی کی روایت میں ہے کہ:

(جو شخص شام کے وقت تین بار کہے: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ» [میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے اسی کی پناہ چاہتا ہوں] تو اس رات کوئی بھی زہریلی چیز اسے نقصان نہ دے) ترمذی: (3604)

حدیث کے عربی متن میں "الْأَنْبِيَاءُ" کا لفظ ہے جس کا معنی ہے: کوئی بھی زہریلی چیز مثلاً: پچھو وغیرہ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیل بن ابوصالح - مذکورہ حدیث کے راوی کی یہ روایت ذکر کر کے ذکر کیا کہ: سیل بن ابوصالح کہتے ہیں: ہمارے تمام بچوں اور گھروالوں نے یہ دعا سیکھی ہوئی تھی، چنانچہ سب گھر والے روزانہ ہر رات کو یہ دعا پڑھا کرتے تھے، ایک رات ایک بچی کو پچھونے ڈنگ مارا تو بچی کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

یہ حدیث اس دعا کی فضیلت کیلئے دلیل ہے، چنانچہ جو شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سانپ کے ڈسنے یا پچھو وغیرہ کے ڈنگ مارنے سے محفوظ رہے گا"
انتہی مختصراً

"فہم الأذعیة والأذکار" (14-3/12)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے نقصانات اور مصیبتوں سے بچاؤ کا ذریعہ بننے والے اذکار میں عبد اللہ بن نجیب رضی اللہ عنہ کی روایت بھی شامل ہے، آپ کہتے ہیں: "ہم ایک اندھیری اور سخت بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے نکلے تاکہ آپ نماز پڑھا دیں، تو ہم نے آپ کو تلاش کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا: (کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟) تو اس پر میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کہو) میں نے کچھ نہیں کہا، دوسری بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کہو) میں نے کچھ نہیں

کہا، تیسری بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کہو) تو میں نے کہا اللہ کے رسول کیا کہوں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (تم سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس صبح اور شام

تین، تین بار پڑھو، یہ تمہیں ہر چیز سے کافی ہو جائیں گیں)"

ابوداؤد: (5082) اور ترمذی: (3575) نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "حسن صحیح اور غریب" قرار دیا، جبکہ نووی رحمہ اللہ نے اسے "الأذکار" (ص 107) میں صحیح الاسناد کہا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ: مذکورہ بالا دعائیں اور اذکار اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمان کو ہمہ قسم کے نقصان اور تکلیف سے تحفظ فراہم کرتی ہیں، تاہم یہ تحفظ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ منسلک ہے، چنانچہ اگر کسی شخص کو ان اذکار کے پڑھنے کے باوجود کوئی تکلیف پہنچ جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور فیصلے کے تحت ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی کمال حکمت اور اس کی بنائی ہوئی تقدیر کے مطابق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا مُمْسِكَاتٌ مِنَ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمَنْ خَلْفَهُ يُحَفِّظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ﴾.

ترجمہ: اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ [الرعد: 11]

اس آیت کی تفسیر میں عکرمہ رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ: "يُحَفِّظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ" سے مراد وہ فرشتے ہیں جو انسان کو آگے پیچھے سے تحفظ فراہم کرتے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیری فیصلہ آجائے تو کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔

اور اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہر انسان پر ایک موکل فرشتہ ضرور ہوتا ہے، یہ فرشتہ اس انسان کو سوتے اور جاگتے جناتی یا انسانی شیطانوں سے تحفظ دیتے ہیں، چنانچہ کوئی بھی چیز انسان کو نقصان پہنچانے کیلئے آتی ہے تو یہ موکل فرشتہ اسے کہتا ہے: "اللے قدموں واپس ہو جاؤ" لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے آئے تو وہ اس انسان کو پہنچ کر رہتی ہے۔

"تفسیر ابن کثیر" (4/438)

دوم:

اہل خانہ کی طرف سے دعا کرتے ہوئے ان کی نمائندگی کرنا تو یہ ان کیلئے سود مند نہیں ہوگا؛ کیونکہ زندہ افراد کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اذکار کرنے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ جو چیزیں اس کیلئے سود مند ثابت ہو سکتی ہیں ان کی خود ہی پابندی کرے، اور اپنے آپ کو ذکر الہی سے غافل لوگوں میں سے مت بنائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَخِيضًا وَذُؤُنًا نُجْمًا مِنَ الْقَوْلِ بِالْعُدُوِّ وَالْأَمْصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ [205] إِنَّ الَّذِينَ عَاهَدُوا لَكَ لِيُخَفِّرُوا عَنْ جِهَادِكَ وَتُسَبِّحُوا وَكَلِمَةً يُنْفَخُونَ﴾.

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی سے اور خوف سے اور بلند آواز کے بغیر الفاظ سے صبح و شام یاد کرو اور غافلوں سے نہ ہو [205] بیشک جو تیرے رب کے نزدیک ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ [الأعراف: 205-206]

سوم:

ابودرداء رضی اللہ عنہ کے مکان کے ارد گرد والے گھروں کے جل جانے والا قصہ سوال میں مذکور ذکر "بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" سے منسلک ہو کر نہیں آیا، بلکہ ایک اور دعا کے ساتھ اس قصے کا ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ طلق بن جبیب کہتے ہیں کہ:

ایک شخص ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ابودرداء تمہارا گھر خاکستر ہو گیا ہے!

تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "میرا گھر نہیں جلا، اللہ تعالیٰ میرے گھر کو نہیں جلانے گا؛ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سنی ہے، جو شخص اس دعا کو دن کی ابتدا میں پڑھے تو اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی، اور جو اسے شام کو پڑھے تو اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی: «اللهم أنت ربی، لا إله إلا أنت، علیک توکلت، وأنت رب العرش العظيم، ما شاء اللہ کان، واللم یشأ لم یکن، لا حول ولا قوة إلا باللہ العلی العظيم، أعلم أن اللہ علی کل شیء قدير، وأن اللہ قد أحاط بكل شیء علما، اللهم إني أعوذ بک من شر نفسي، ومن شر کل دابة أنت آخذ بناصيتها، إن ربی علی صراط مستقیم»

اسے ابن السنی نے "عمل ایوم واللیلة": (57) میں، طبرانی نے "الدعاء": (343) میں اور بیہقی نے: "دلائل النبوة" (7/121) میں اغلب بن تمیم، حجاج بن فراهضہ، طلق بن جیب کی سند سے بیان کیا ہے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ حدیث ثابت نہیں ہے؛ اس کی سند میں "اغلب" نامی راوی ہے، جس کے بارے میں:

"یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: "لیس بشیء" [اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے]

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: "منکر الحدیث" [وہ منکر الحدیث ہے، یعنی سخت ضعیف ہے] "انتہی

"العلل المتناہیة" (2/352)

نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے "نتائج الأفكار" (2/401) میں ضعیف قرار دیا ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس کی سند سخت ضعیف ہے، اس کی سند میں راوی "اغلب" کے بارے میں امام بخاری وغیرہ کہتے ہیں: "منکر الحدیث" [وہ منکر الحدیث ہے] جبکہ حجاج بن فراهضہ بھی کمزور راوی ہے

"انتہی

"السلسلة الضعیفة" (6420)

واللہ اعلم.